احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 21- اکتوبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 21- اکتوبر 1998ء 29 جمادی الثانی 1419 ہجری - 21 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 234

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ پاکستان کے اجتماع ملتوی

خدام و اطفال پاکستان کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے اکتالیسویں سالانہ اجتماع کے لئے 23 تا 25 اکتوبر 98ء کی تواریخ مقرر کی گئی تھیں۔ تاحال انتظامیہ کی طرف سے بسلسلہ اجازت کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اندریں حالات یہ اجتماع ملتوی کیا جاتا ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ارشادات حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کیفیت کو چاہتا ہے اور اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے گزرتے ہیں اور کوئی دوسرا شخص ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔

ہر ایک آدمی کے ساتھ ایک تمنا ہوتی ہے' لیکن کوئی شخص (صاحب ایمان) نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ ساری تمناؤں پر اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مقدم نہ کر لے۔ ولی قریبی اور دوست کو کہتے ہیں۔ جو دوست چاہتا ہے' وہی یہ چاہتا ہے۔ تب یہ ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (جن و انس کو ہم نے صرف عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) انسان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جوش رکھے۔ تب وہ اپنے ابنائے جنس سے بڑھ جائے گا اور خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے بن جائے گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 262)

وقف جدید کی آخری سہ ماہی

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے مالی سال کی تیسری سہ ماہی ختم ہو رہی ہے۔ زعماء کرام اور ناظمین اضلاع سے گذارش ہے کہ اپنی گذشتہ کارکردگی کا جائزہ لیں اور اگر تدریجی وصولی میں کمی ہو تو اسے نہ صرف خصوصی کوشش سے دور کریں بلکہ خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو مد نظر رکھ کر ابتدائی وعدہ جات سے آگے بڑھ کر نمایاں کامیابیاں رقم کریں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ (قائد وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج کا شاندار رزلٹ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کا رزلٹ بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے سالانہ امتحان انٹر میڈیٹ 1998ء میں اور Perc entagc کے لحاظ سے فیصل آباد ڈویژن میں اول نمبر پر ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کے ہونہار طالب علم عزیزم عطاء الغفار ابن عبدالمنان ناصر نے مجموعی طور پر بورڈ کے تمام گروپس میں تیسری اور اپنے پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزم عطاء الغفار کو مورخہ 98-10-16 کو فیصل آباد بورڈ کے نتائج کے اعلان کے موقع پر صوبائی وزیر تعلیم جناب بریگیڈئر (ر) ذوالفقار احمد ڈھلوں نے میڈل اور سند امتیاز سے نوازا ہے۔ (پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی)

حقیقی نجات اللہ تعالیٰ کی معرفت سے حاصل ہوتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

نجات کا مدار ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت پر۔ اس کے بغیر نجات حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کی معرفت کے سوا نجات کے حصول کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور خشیت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق پیدا ہوتا ہے۔ (احکام دینیہ) کی یہی غرض ہے۔ یوں تو ہر مذہب کی یہی غرض ہوتی رہی ہے لیکن جیسا کہ میں ابھی بتا چکا ہوں (دین حق) سے پہلے کے مذاہب اپنے وقت اور زمانہ میں ایک خاص حلقہ میں اور انسانوں کی محدود۔ بستیوں میں اس مقصد کو پورا کرتے رہے کیونکہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام زمانی اور مکانی لحاظ سے محدود ذمہ داریاں لے کر آتے تھے۔ انسان نے بہت سی تدریجی منازل طے کر کے اپنی استعدادوں کو جلا دینی تھی۔ پس انسانوں کی استعدادوں کے مطابق نجات کے سامان پیدا کئے گئے (-) میں حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کا چھوٹا سا اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"مذہب کی اصل غرض اس سچے خدا کو پہچاننا ہے جس نے اس تمام عالم کو پیدا کیا اور اس کی محبت میں اس مقام تک پہنچنا ہے جو غیر کی محبت کو جلا دیتا ہے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کرنا ہے اور حقیقی پاکیزگی کا جامہ پہننا ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ غرض اس زمانہ میں بالائے طاق ہے اور اکثر لوگ دہریہ مذہب کی کسی شاخ کو اپنے ہاتھ میں لئے بیٹھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی شناخت بہت کم ہو گئی ہے اسی وجہ سے زمین پر دن بدن گناہ کرنے کی دلیری بڑھتی جاتی ہے کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جس چیز کی شناخت نہ ہو نہ اس کا قدر دل میں ہوتا ہے اور نہ اس کی محبت ہوتی ہے اور نہ اس کا خوف ہوتا ہے۔ تمام اقسام خوف و محبت اور قدر دانی کے شناخت کے بعد ہوتے ہیں۔"

پس اس سے ظاہر ہے کہ آج کل دنیا میں گناہ کی کثرت بوجہ کمی معرفت ہے اور سچے مذاہب کی نشانیوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشانی ہے کہ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے وسائل بہت سے اس میں موجود ہوں تا انسان گناہ سے رک سکے اور تا وہ خدا تعالیٰ کے حسن و جمال پر اطلاع پا کر کامل محبت اور عشق کا حصہ لیوے۔ اور تا وہ قطع تعلق کی حالت کو جہنم سے زیادہ سمجھے۔ یہ سچی بات ہے کہ گناہ سے بچنا اور خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جانا انسان کے لئے ایک عظیم الشان مقصود ہے اور یہی وہ راحت حقیقی ہے جس کو ہم بہشتی زندگی سے تعبیر کر سکتے ہیں تمام خواہشیں جو خدا کی رضامندی کے مخالف ہیں دوزخ کی آگ ہیں اور ان خواہشوں کی پیروی میں عمر بسر کرنا ایک جہنمی زندگی ہے مگر اس جگہ سوال یہ ہے کہ اس جہنمی زندگی سے نجات کیونکر حاصل ہو؟ اس کے جواب میں جو علم خدا نے مجھے دیا ہے وہ یہی ہے کہ اس آتش خانہ سے نجات ایسی معرفت الٰہی پر موقوف ہے جو حقیقی اور کامل ہو کیونکہ نفسانی جذبات جو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں وہ ایک کامل درجہ کا سیلاب ہے جو ایمان کو تباہ کرنے کے لئے بڑے زور سے بہ رہا ہے اور کامل کا تدارک بجز کامل کے غیر ممکن ہے۔ پس اسی وجہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک کامل معرفت کی ضرورت ہے۔"

اللہ تعالیٰ فضل اور رحمت سے ہم سب کو اس کامل معرفت کا حصہ کاملہ عطا فرمائے۔

(از خطبہ 27- دسمبر 1974ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2-50 روپے

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر1 حصہ نمبر2
نشر 15- جولائی 1994ء

العالمین کا مطلب

العالمین کا مطلب ہے تمام جہان- تمام وہ کائنات جس کا تصور لفظ "عالم" میں پایا جاتا ہے اور ہر قسم کے ایسے تصورات جو عالم کی کوئی صورت اپنے ذہن میں رکھتے ہیں ان سب پر لفظ عالمین کا اطلاق "ال" کی وجہ سے ہو جاتا ہے العالمین سے مراد تمام جہان جیسے بھی ممکن ہے۔

قرآن کریم میں بعض جگہ عالمین کا لفظ مخصوص "عالمین" کے لئے بھی استعمال ہوا ہے اور وہاں لفظ "ال" وہ معنی دیتا ہے جیسا کہ حضرت مریم کی فضیلت کا ذکر ہے اور بنی اسرائیل کی فضیلت کا ذکر ہے وہاں یہ مراد نہیں ہے کہ تمام جہان جو پہلے تھے یا بعد میں ہوں گے ان جہانوں میں جن میں آنحضرت ﷺ بھی شامل ہیں آپ کی ازواج مطہرات بھی شامل ہیں حضرت فاطمہؓ بھی شامل ہیں ان سب پر گویا حضرت مریم اور دیگر کو فضیلت ہوگی یہ مراد نہیں ہے۔

وہاں العالمین سے مراد وہ عالم ہیں جو اس زمانہ میں معلوم اور معروف تھے پس حوالہ میں ایک ایسے تصور کو لیا جو پہلے سے ہمارے ذہنوں میں موجود ہے بنی اسرائیل کے وقت میں ایک معروف عالم تھا اور وہ عالم اس عالم سے محدود تھا جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔ اور وسعت اختیار کر کے کل عالمین پر پھیل گیا۔ پس نسبتی معنی کے لئے بھی ال کام دیتا ہے اور موقعہ محل کے مطابق آپ اگر ال کی حقیقت سمجھ لیں تو معنے سمجھنا کچھ مشکل نہیں رہے گا۔

رب العلمین کا مطلب ہوا وہ تمام جہانوں کا رب ہے یعنی ان سب جہانوں کا جو تھے یا ہیں یا ہوں گے یا جتنی بھی ان کی قسمیں ہیں زندگی کے جہان ہوں۔ یا موت کے جہان ہوں۔ ہر قسم کے جہان اس لفظ عالمین میں شامل ہیں وہ ان کا رب ہے۔

ربّ کے معانی

رب کا کیا مطلب ہے ہم جب کہتے ہیں رب تو مراد لفظ اللہ لیتے ہیں حالانکہ اللہ اور رب بعض اپنے اپنے معانی رکھتے ہیں "اللہ" خدا تعالیٰ کا اسم ذات ہے وہ نام ہے جو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے آگے اس کا تعارف ہو رہا ہے وہ رب ہے رب کا معنی سمجھنا ضروری ہے۔

سورہ فاتحہ سارے قرآن کی کنجی ہے یہاں کچھ ذرا ٹھہر کر معنی بیان ہوں تو آئندہ قرآن کریم کو سمجھنے میں آپ کو سہولت ہو جائے گی رب کا مطلب ہے تربیت دینے والا' پالنے والا' رزق عطا کرنے والا' ادنیٰ حالت سے سنبھال کر آئندہ اعلیٰ حالتوں کی طرف ترقی دینے والا۔ ربی الفلو سے مراد ہے اس نے گھوڑے کے بچے کی اس وقت پرورش شروع کی جب وہ ابھی پیدا ہی ہوا تھا اور پرورش دیتے دیتے اس کو پروان چڑھا کر گھوڑے کی عمر تک پہنچا دیا۔

تو ہر وہ شخص جو خدا کی ربوبیت کی صفت سے حصہ لیتا ہے اسے معلوم کرنا چاہئے کہ اس کے تعلق میں یہ چیز بھی آئے اور پھر سنورتی چلی جائے۔ تب وہ صفت ربوبیت کا حصہ دار بنتا ہے ورنہ نہیں اگر ایک شخص کسی چیز پہ قابض ہوتا ہے تو اس کی دو ہی حالتیں کرتا ہے یا تو بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے یا اچھی سے اچھی ہوتی جاتی ہے۔ یا محلوں کے کھنڈرات بن جاتے ہیں یا محلوں پر محلات کے اضافے ہوتے جاتے ہیں اور منزلیں بنتی ہیں اور جہان کشادہ ہوتا چلا جاتا ہے تمام دنیا کے انتظامات کا یہی حال ہے اچھا منتظم تھوڑی چیز سے بات شروع کر کے اسے ترقی دیتا دیتا بلندی کی طرف لے جاتا ہے اسے پھیلاتا بھی چلا جاتا ہے۔

رب میں یہ سارے معنے پائے جاتے ہیں تو رب العلمین کا مطلب ہے جتنے بھی جہان متصور ہو سکتے ہیں ان سب کا اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے ایک لازمی تعلق ہے کسی جہان کو بھی خدا نے اپنی حالت پر کھڑا نہیں رکھا بلکہ اللہ کے تعلق سے اور اس کی دو صفات سے جو پہلے بیان ہوئی ہیں رحمانیت اور رحیمیت۔ ان کے جلوے دکھانے کے نتیجہ میں ربوبیت نے ہر چیز کو ترقی دی ہے اور سارے جہان جتنے بھی ہیں ترقی پذیر ہیں۔

تلقینِ عمل

ایک عزیزہ کی تقریب ختم قرآن سے متاثر ہو کر

ہو مبارک تجھ کو بیٹی ختمِ قرآن کریم
ہو محافظ راہِ ہستی میں ترا ربِّ رحیم

روشنی ہے دین و دنیا کی تری تقدیر میں
آگئی ہے رُوح تیری حلقۂِ زنجیر میں

صورتِ قُرآں بھلائی کا خزینہ مِل گیا
ہر بلندی جِس سے حاصل ہو وہ زِینہ مِل گیا

اِس کے اِک اِک حرف میں ہے روشنی ہی روشنی
عِلمِ قرآں ہے۔ حقیقی رہنمائے زندگی

اِس کی ہر آیت میں نُورِ آگہی ہے ضَوفگن
اس کی ہر سُورت میں پوشیدہ محبّت کے چمن

اس کا پڑھنا بھی عبادت۔ اس کا سُننا بھی ثواب
دُور کر دیتا ہے یہ ادبار و نکبت کے عذاب

پڑھ لیا جس نے بھی قُرآں۔ ہے وہ نازِ کائنات
ایسے انساں کو میسّر ہے۔ خدا کا اِلتفات

یہ فلاح و کامرانی کا سنہرا تخت ہے
حاملِ قرآنِ فرقاں۔ آدمی خوش بخت ہے

پڑھ لیا قُرآں تو اب اس پر عمل بھی چاہئے
زندگی کی اُلجھنوں کا اس سے حل بھی چاہئے

ثاقِب زیروی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کرسکتے ہیں۔

دورہ سری لنکا 83ء
مرتبہ-یوسف سلیم ملک صاحب

ایک دوست نے سوال کیا کہ شادی بیاہ کے موقع پر لڑکی والوں کی طرف سے جو اخراجات کئے جاتے ہیں شرعی لحاظ سے ان کا جواز کیا ہے۔

رسم و رواج کی قباحتیں

حضور نے فرمایا

اگر مہمان گھر میں آئے ہوں اور کوئی بھی موقع ہو اپنی استطاعت کے اندر رہتے ہوئے ان کو مناسب کھانا کھلانا شرعی لحاظ سے ناجائز نہیں ہے خصوصاً خوشی کے موقع پر تو بالکل ناجائز نہیں ہے۔ چنانچہ قادیان میں ایک لمبے عرصہ تک یہی رواج چلا آرہا تھا کہ جب بچی کی شادی پر مہمان گھر میں آئیں تو ان کی خدمت میں چائے پیش کی جاتی تھی یا وقت کھانے کا ہو تو کھانا پیش کردیا جاتا تھا۔ لیکن جب عام باتیں جو جائز ہیں وہ رسمیں بن جائیں اور قوم کے لئے مصیبت کا سامان بن جائیں اس وقت ان کو بعض دفعہ اس لئے روکنا پڑتا ہے کہ رسم و رواج قوموں کو تباہ کردیتے ہیں اور ان کے کیریکٹر کو برباد کردیتے ہیں ان کے اندر جو کردار ہے اس کو ختم کردیتے ہیں۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کے کاموں میں سے ایک یہ ہے کہ صرف حلال اور حرام میں تفریق کرنا نہیں ہے بلکہ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کے متعلق فرمایا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تم پر یہ بھی احسان ہے کہ تمہارے رسم و رواج توڑ رہا ہے کہ جو بوجھ تمہاری گردنوں میں طوق بن گئے تھے تمہیں ان سے آزادی دلا رہا ہے اس لئے ائمہ کا یہ دستور رہا ہے کہ بعض اوقات جب قوم میں کوئی جائز بات بیماری کا رنگ اختیار کرنا شروع کردے تو اس کو روک دیتے رہے ہیں۔ اور ناسمجھ لوگ بعد میں اعتراض کرتے رہے مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بعض فرقوں نے بڑے شدید اعتراض کئے کہ رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا تھا یہ کون ہوتا تھا ان کو منع کرنے والا حالانکہ وہ قرآن کریم کی اس آیت کو بھول گئے اور یہ بات بھول گئے کہ رسولؐ اللہ کے خلیفہ کا فرض تھا۔ کہ رسولؐ کی جو ذمہ داریاں ہیں ان کو وہ بعد میں ادا کرتا رہے اور قوم میں جو چیزیں رسم بن رہی ہوں یا بوجھ بن رہی ہوں ان کو قوم سے دور کرتا رہے۔

قومی قربانی کا اجرا

چنانچہ حضرت مصلح موعود نے بھی ایسے اقدامات کئے آپ نے جماعت کو منع کردیا کہ بچی والے بارات کو بھی اور دوسروں کو بھی کچھ پیش نہ کریں سوائے اس کے کہ بارات دوسرے شہر سے آئی ہو۔ اس ممانعت کے پیچھے بھی یہی حکمت تھی کہ جب آہستہ آہستہ یہ باتیں قوم میں رواج بن گئیں اور بچی والے چاہے غریب بھی ہوں وہ دکھاوے کی خاطر بھی اور طعنے سے بچنے کے لئے بھی مہمانوں کے اوپر بہت زیادہ خرچ کرنے لگ گئے۔ ایسے غریب لوگ بھی تھے جو بچی کو تو کپڑے دے نہیں سکتے تھے مدد مانگتے تھے اور مدد لے کر بجائے بچی کو دینے کے وہ مہمانوں پر اپنی ناک رکھنے کے لئے یعنی جھوٹی ناک کا جو تصور ہے اس پر خرچ کردیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود بجائے اس کے کہ یہ حکم دیتے کہ غریب کچھ نہ کھلائیں جس سے وہ لوگ سوسائٹی میں ننگے ہو جاتے اور بے عزت بھی ہو جاتے آپ نے فرمایا کہ شادی کے مواقع پر امیر بھی نہ کھلائیں تاکہ غریبوں کی دلداری ہو اور ان کی پردہ پوشی ہو اور امیر بھی اس قربانی میں حصہ لیں۔ یہ قومی قربانی ہے کسی فرد کی قربانی نہیں ہے اس دن سے یہ سلسلہ شروع ہوگیا۔

بعد میں اس میں کچھ تھوڑی سی نرمی بھی ہوئی مثلاً یہ فیصلہ ہوا کہ جو بارات باہر سے آئے اس کو کھانا کھلانا جائز ہے کیونکہ وہ مہمان ہیں دوسرے شہر سے آرہے ہیں۔ دوسرے یہ فیصلہ ہوا کہ اگر گرمی کے موسم میں کوئی ایک آدھ مشروب مثلاً بوتل پیش کردی جائے اور سردی کے موسم میں کوئی مٹھائی کا ٹکڑا پیش کردیا جائے تکلف کی حد میں نہ رہے تو یہ جائز ہے۔ اور اب یہ بھی سلسلہ شروع ہو گیا تو اس سے بھی مزید ثابت ہوا کہ شرعاً کوئی چیز حرام حلال نہ تھی بلکہ اصل سوال تھا وقتی ضرورت اور قوم کے حالات کا۔ تو بہرحال جس بات میں شروع میں بہت سختی تھی ایک پان بھی نہیں پوچھا جاتا تھا اس میں اب اس حد تک نرمی ہو گئی ہے کہ بہت معمولی جو اسراف میں داخل نہ ہو اتنی خاطر مدارات اب کردی جاتی ہے اور اس کی نظام جماعت کی طرف سے اجازت ہے۔

جماعت احمدیہ رسم و رواج کے بوجھ کی متحمل نہیں ہو سکتی

اس ممانعت میں ایک اور حکمت یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے اوپر بہت سی مالی ذمہ داریاں ہیں ساری دنیا میں دعوت الی اللہ کرنی ہے غرباء کی خدمت بھی کرنی ہے۔ اور بہت سے کام ہیں۔ ملکی معاملات میں بھی جماعت خدمت میں آگے ہوتی ہے کوئی سیلاب آئے طوفان آئے تب بھی جماعت خرچ کرکے اپنی طرف سے مدد کرتی ہے تو ایسی جماعت عیاشی کی زندگی برداشت ہی نہیں کرسکتی اور لازماً ان کو سادگی کی طرف لانا پڑتا ہے۔ کیونکہ اگر ان کے رجحانات عیش و عشرت کی طرف مائل ہو جائیں تو پھر جو ضروری کام ہیں اعلیٰ ذمہ داریاں ہیں لوگ ان کی ادائیگی سے غافل ہو جائیں گے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید بھی جاری کی۔ اور یہ روح اس کی وہی ہے۔ یہ حکمت بھی آپ کے ذہن میں ہو سکتی ہے کہ جب شادیوں پر اسراف کم ہوں گے تو لوگ پھر اپنے پیسوں کو دین کی خدمت کی راہ میں پیش کریں گے۔ چنانچہ نہ صرف یہ کہ یہ حکمت ہو سکتی ہے بلکہ واضح طور پر آپ نے فرمایا بھی۔ آپ نے فرمایا کہ شادی میں خوشی کے اظہار کا ایک یہ طریق ہے کہ بیرونی بیوت الذکر کے تعمیر فنڈ میں چندہ دے دو۔ شادی کو بابرکت کرنے کی خاطر خدا کے حضور پیش کرو۔ یا کسی اور نیک کام میں مثلاً قرآن کریم کی اشاعت میں۔ چنانچہ ایسے لوگ بڑی کثرت سے موجود ہیں جو شادی بیاہ سے جو پیسہ بچاتے ہیں وہ دین کی راہوں پر خرچ کرتے ہیں اس لئے بڑا فائدہ اور بھی حاصل ہو گیا۔

بہرحال یہ تو ایک مثال ہے۔ آپ لوگ جو دور کی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں سری لنکا ہو یا جنوبی ہندوستان ہو اس بات کی نگرانی کریں کہ جماعت احمدیہ میں رسم و رواج راہ نہ پکڑ جائیں۔ غیروں کی سوسائٹی سے بعض دفعہ ہندوؤں سے بعض دفعہ دیگر قوموں سے ایسی فضول رسمیں بیاہ شادی وغیرہ کے موقع پر داخل ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم کی رو سے ایسے رسم و رواج گردن کے طوق بن جاتے ہیں اور یہ رسول کریم ﷺ کی بعثت کے مقصد کے خلاف ہیں۔ قوم وہی زندہ رہتی ہے اور ترقی کرتی ہے جو ہلکی پھلکی ہو جس کے اوپر رسم و رواج کے بوجھ نہ ہوں۔ اگر رسم و رواج کا بوجھ بھی ہو۔ اور ساتھ عبادت بھی کریں اور دینی تقاضے بھی پورے کریں تو آپ بالکل پس جائیں۔ اس لئے کچھ بوجھ اتاریں گے تو دوسرے بوجھ اٹھائیں گے۔ جب گٹھڑیاں بڑھ جائیں تو کچھ چھوڑنی پڑتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے رسولؐ نے بڑی حکمت سے کام لیا جو بے کار گٹھڑیاں تھیں لوگوں نے اٹھائی ہوئی تھیں آپؐ نے فرمایا ان کو پھینک دو۔ ذکر الٰہی کی گٹھڑی اٹھاؤ۔ دعوت الی اللہ کی گٹھڑی اٹھاؤ۔ اور میں جو اعلیٰ سنتیں قائم کر رہا ہوں ان کی گٹھڑیاں اٹھا لو۔ یہی تمہارے لئے کافی ہیں۔

پس اگر آپ رسم و رواج میں پڑیں گے تو لازماً کچھ اہم دینی ضرورتیں آپ کم کردیں گے اس لئے ہلکے بدن اختیار کریں اپنے بوجھ اتار دیں اور لوگوں کی باتوں کی بالکل پرواہ نہ کریں۔ ان سے کہیں ہم ایک اور قوم ہیں رسم و رواج کے لحاظ سے ہمارا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمیں خدا کے ایک نبی نے بنایا ہے ہم وہ روحانی پرندے ہیں جو خاک سے بنائے جاتے ہیں اس لئے ہمارے الگ رسم و رواج ہیں تمہارے الگ رسم و رواج ہیں۔ پس فضول رسم و رواج سے بچیں کیونکہ اسی میں قوم کی زندگی ہے۔

ایک دوست نے احمدی بچیوں کی شادی کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ لڑکے نظام جماعت کو توڑ کر غیروں میں چلے جاتے ہیں اس کا کیا حل ہے۔

جماعت احمدیہ سری لنکا کا ایک اہم مسئلہ

حضور نے فرمایا آپ نے جو سوال کیا ہے اس میں مجھے اپنے ایک سوال کا جواب مل گیا ہے۔ لوگ مجھے یہ بتایا کرتے تھے کہ سری لنکا میں بہت سی احمدی بچیاں بیچاری ایسی ہیں جن کی شادی کا مسئلہ ہے۔ ماں باپ کو اپنی بچیوں کے لئے احمدی رشتے نہیں مل رہے اس لئے بعض دفعہ وہ نظام جماعت کو توڑ کر بھی غیروں میں چلے جاتے ہیں اور کچھ بچیاں بیچاری پھر بھی ایسی رہ جاتی ہیں جن کے رشتے نہیں ملتے تو آج پتہ لگا کہ ان پر ظلم کون کر رہا ہے۔ یہ احمدی لڑکے ہیں جو ان پر ظلم کر رہے ہیں وہ اپنی ماؤں بہنوں کی پسند کا خیال نہیں کرتے اپنے گھر کی بچیوں پر رحم نہیں کرتے۔ ظاہر ہے جب غیروں سے بچیاں لے کر آئیں گے تو لازماً احمدی بچیاں بغیر خاوندوں کے رہ جائیں گی۔ یعنی ان کو تو اجازت نہیں ہے کہ غیر لڑکے سے شادی کریں لیکن لڑکے جہاں سے مرضی شادی کر کے گھر میں بیوی لے آئیں تو احمدی بچیوں کا کیا بنے گا۔ اس لئے یہ نہایت ہی ظالمانہ فعل ہے۔

احمدی نسلوں کی حفاظت کی فکر کریں

اس لئے آج تک جو آپ کرتے رہے ہیں مجھے نہیں پتہ کیوں کرتے رہے ہیں کیوں کسی نے مرکز میں رپورٹ نہیں کی۔ کیوں نظام جماعت نے ایکشن نہیں لیا۔ میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ میں ایکشن لوں گا۔ میں تو نظام جماعت کو لازماً نافذ کروں گا۔ اگر کوئی ایسی حرکت کرے گا اسے نظام جماعت سے باہر نکال دوں گا۔ کیونکہ وہ ظلم کرتا ہے۔ احمدی بچیوں کے حقوق تلف کرتا ہے اپنی مرضی سے باہر چلا جاتا ہے۔ اور پھر اگلی نسلوں کو تباہ کرتا ہے۔ دوسری لڑکیاں گھر میں آ جائیں تو اول تو وہ خاوند کے دین کو بھی خراب کرنا شروع کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے نہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوشی سے چندے دے سکتا ہے نہ وہ دین کے لئے وقت دے سکتا ہے' گھر میں ہر وقت بڑبڑ ہوگی یہ تم کیا کر رہے ہو۔ پاگلوں والی حرکتیں کر رہے ہو۔ ایسی مائیں بچوں کو تباہ کر دیتی ہیں۔ یہ گویا ہر طرف سے خودکشی کے مترادف ہے میں آئندہ کے لئے ہرگز اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔

آج سے دس پندرہ سال پہلے کی بات ہے میں نے جائزہ لیا بنگال (مشرقی پاکستان) میں اور صوبہ سرحد میں کہ وہ احمدی خاندان جو کسی زمانے میں بڑے مخلص تھے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں یا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے میں یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے میں وہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ تو کچھ عرصہ کے بعد ان کی اولادیں غائب ہوگئیں پتہ ہی نہیں لگتا کہ وہ کہاں گئیں۔ میں نے تحقیق کروائی اور باقاعدہ ایک رجسٹر تیار کروایا اور آپ حیران ہوں گے یہ سن کر کہ ہر صورت میں مائیں غیر از جماعت نکلیں۔

احمدی بچے ضائع ہوئے جن کی مائیں غیر از جماعت تھیں۔ جن کی مائیں احمدی تھیں ان میں سے ایک بھی بچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ضائع نہیں ہوا۔

سری لنکا کی جماعت کی اقتصادی حالت کے بارہ میں ایک دوست کا یہ کہنا تھا کہ وہ بچپن سے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ سری لنکا کی اکثریت غرباء پر مشتمل ہے اس لئے وہ اپنے بچوں کو صحیح معنوں میں تعلیم بھی نہیں دلا سکتے۔ اس لئے ان کے لئے دعا کی جائے۔

غربت کا اصل علاج

حضور انور نے فرمایا

انشاء اللہ۔ میں دعا تو کروں گا لیکن احباب یاد رکھیں کہ غربت کا اصل علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں آپ قربانی دیں اور دعوت الی اللہ کریں۔ ایسی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ غریب نہیں رہنے دیتا۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء بہت غریب تھے۔ غربت سے ہی سلسلہ شروع ہوا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی اولادوں کو اتنی دولت بخشی کہ اب وہ لکھ پتی بعض کروڑ پتی ہوگئے ہیں۔ تو آپ کا بھی یہی علاج ہے۔ جو مذہبی قومیں زندہ ہوتی ہیں ان کو اپنے ماضی سے سبق لینا چاہئے۔ آپ لوگ غربت کے باوجود اگر اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے غربت کے باوجود آپ دعوت الی اللہ پر نکلیں گے۔ اور وقت خدا کی راہ میں خرچ کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی غریب نہیں رہنے دے گا۔

حضرت مسیح موعود اپنے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ میں اتنا غریب تھا کہ اپنی جائیداد تو اپنے بھائیوں کے سپرد کر بیٹھا تھا مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ جائیداد ہے کہاں۔ اور غربت کا یہ حال تھا کہ گھر والے دستر خوان کے جو بچے کھچے ٹکڑے میرے لئے بھیج دیا کرتے تھے اسی پر میرا گزارہ تھا۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے یہ فضل کیا کہ لاکھوں آدمی میرے دستر خوان پر کھانا کھا رہے ہیں تو اس امام کو ماننے کے بعد خطرہ آپ کو کون سا ہے۔ اس امام کے پیچھے چلیں اللہ تعالیٰ آپ کو کثرت کے ساتھ روپیہ دے گا۔ یہاں تک کہ آپ سے سنبھالا نہیں جائے گا۔

ذہین طالب علموں کی حوصلہ افزائی

جہاں تک غریب طالب علموں کا تعلق ہے مجھے تعجب ہے کہ آپ تک پیغام کیوں نہیں پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کو مخاطب کرکے یہ وعدہ کیا کہ اگر کوئی احمدی طالب علم ذہین ہے اور غربت کی وجہ سے اوپر نہیں جا سکتا لیکن کلاسوں میں فرسٹ آتا ہے نمایاں حیثیت میں پاس ہوتا ہے اور غربت کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے رہ جاتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا میرا وعدہ ہے کہ جماعت احمدیہ اس کو پیچھے نہیں رہنے دے گی۔ جہاں تک اس کی پہنچ ہے ہم اس کو پڑھائیں گے۔ چنانچہ بہت سے ایسے احمدی طالب علم ہیں جو بہت غریب تھے لیکن ذہین تھے وہ جماعت کے خرچ پر دنیا کی مہنگی ترین یونیورسٹیوں میں پڑھ چکے ہیں اور ابھی بھی پڑھ رہے ہیں۔ تو سری لنکا کے احمدی طالب علموں سے بھی میرا یہی وعدہ ہے۔ آپ ذہین ہوں آپ کلاسوں میں اول آئیں پھر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جماعت اپنے غریب بھائیوں کو پیچھے نہیں رہنے دے گی۔"

مکرم فضل احمد شاہد صاحب

حضرت مسیح موعود کا عجز و انکسار

اس دنیا میں ہم نے دیکھا ہے کہ لوگ اپنے دوستوں پر' اپنی طاقت پر' حسن پر' علم پر' مال و دولت پر' حسب و نسب پر' اقتدار پر فخر کرتے ہیں۔ اور ان وجوہات سے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ نیکی کی راہوں پر قدم مارتے ہیں وہ بعض اوقات ایک نیکی' یا چند نیکیوں کے بعد سمجھتے ہیں کہ ہم نے سب کچھ کر لیا۔ اور اس وجہ سے اپنے آپ کو بہت بڑا متقی سمجھتے ہیں۔ لیکن خدا کے فرستادوں کی عجیب حالت ہے۔ وہ سارے انسانوں سے بہتر بنائے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں کہتا ہے کہ وہ سب سے بہتر ہیں اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو ایک عاجز انسان سمجھتے ہیں۔ اور جتنے بھی کمالات وہ حاصل کرتے ہیں انہیں محض خدا کا فضل اور احسان جانتے ہیں اس سلسلہ میں ہمارے لئے حضرت مسیح موعود کی زندگی نمونہ ہے تبھی تو عرش کے خدا نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا۔

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں۔"

آیئے اس پہلو سے ہم مامور زمانہ کو دیکھیں۔ آپ فرماتے ہیں

"میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا"

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 ص 410)

ایک اور جگہ فرمایا۔ "میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اس لائق نہ تھا کہ میری یہ عزت کی جائے مگر خدائے عزوجل نے محض اپنی ناپیدا کنار رحمت سے میرے لئے یہ معجزات ظاہر فرمائے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مراد تھی۔ اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا میں کر نہیں سکا۔ لیکن اس خدائے کریم نے میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے وہ عجائب کام اپنی قدرت کے دکھلائے جو اپنے خاص برگزیدوں کے لئے دکھلاتا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ میں اس عزت اور اکرام کے لائق نہ تھا جو میرے خداوند نے میرے ساتھ معاملہ کیا...... مگر اس کی کیا عجیب قدرت ہے کہ میرے جیسا ہیچ اور ناچیز اس کو پسند آگیا۔ اور پسندیدہ لوگ تو اپنے اعمال سے کسی درجہ تک پہنچتے ہیں مگر میں تو کچھ بھی نہیں تھا یہ کیا شان رحمت ہے کہ میرے جیسے کو اس نے قبول کیا میں اس رحمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 493)

میرے عزیزو اور بزرگو۔ ان دونوں عبارتوں کو پڑھ کر آگے نہ چلو ذرا پیچھے آؤ۔ پڑھو۔ پڑھو اور پھر پڑھو کیونکہ کہنے والے نے یہ بھی تو کہا ہے "وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے"

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 ص 403)

پس ایک ایک فقرہ پر غور کرو۔ سوچو۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے نفس میں ایک تلاطم برپا ہوگا۔ خدا کا مامور کیا فرماتا ہے غور کیجئے۔

"میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔"

ایک فقرے کے اندر کس قدر معرفت ہے۔ اس پر غور کرنے کے بعد آپ کے کسی غلام کا قطعاً کوئی حق نہیں کہ اسے اپنے اندر کوئی نیکی کا کمال نظر آئے وہ بے شمار نیکیوں کو تو بجا لائے مگر سب کو خدا کا فضل جانے۔ اس کا احسان جانے۔

فرماتے ہیں'

"میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں"۔ تھوڑا بہت پڑھ لکھ کر لوگ مزدوروں سے دور رہتے ہیں۔ یہاں خدا کا برگزیدہ مامور۔ اپنے آپ کو صرف مزدور نہیں بلکہ نالائق مزدور تصور کرتا ہے۔ پھر ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اپنے آپ کو بڑے لائق فائق تصور کریں۔ ان دونوں عبارتوں سے کئی نتائج نکلتے ہیں۔

اول یہی کہ آپ انکساری کے اعلیٰ مقام پر تھے۔

دوم۔ اپنے آپ کو تقویٰ کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام۔ اور اطاعت کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام تک پہنچانے کی تمنا شدت سے تھی۔

سوم۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ تقویٰ کی لامحدود راہیں ہیں اور کسی جگہ ٹھہرنا درست نہیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھنا چاہئے۔

چہارم۔ جو کچھ تقویٰ یا خدمت کی توفیق ملی یا خدا تعالیٰ نے نشانات دکھائے اس پر آپ بے حد شکرگزار تھے۔

پروگرام بہت اعلیٰ و ارفع تھے۔

مامور زمانہ کی انکساری کے بارہ میں مزید سنئے

5۔ نومبر 1902ء کی ڈائری میں لکھا ہے

"ایک بڑ کے درخت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ

ہم سے تو یہ درخت ہی اچھا ہے۔ ہم چھوٹے ہوتے تھے تو اس کے تلے ہم کھیلا کرتے تھے۔ یہ اسی طرح ہے اور ہم بڈھے ہوگئے ہیں یہ سال بہ سال پھل بھی دیتا ہے" (ملفوظات جلد 2 ص 487)

حضور کے انکسار کا یہ واقعہ بھی ملاحظہ ہو حضور خود فرماتے ہیں۔

"ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70-75 برس کی ضعیفہ ملی اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔"

(ملفوظات جلد 1 ص 305)

اس روایت سے یہ ظاہر ہے کہ مامور زمانہ کی سیر بھی بنی نوع انسان کے لئے کیسی مفید ثابت ہوئی۔ بے شمار روایات سیر کی وجہ سے ہم تک پہنچیں۔ خدا کے مامور نے پٹواری کو قول سے نہیں سمجھایا بلکہ فعل اور نمونہ سے سمجھایا۔ جب انسان سیر میں ہو اور پھر دوست ساتھ ہوں تو صرف تفریح کا خیال آتا ہے مگر دیکھو مامور زمانہ دوران سیر بھی کس طرح باریکی میں جا کر خدا تعالیٰ کے منشاء کو پورا فرما رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود انکساری ہی کی وجہ سے لوگوں سے بے حد۔ بے تکلف تھے چنانچہ فرمایا۔

"میرا یہ مسلک نہیں کہ میں ایسا تند خو اور بھیانک بن کر بیٹھوں کہ لوگ مجھ سے ایسے ڈریں جیسے درندہ سے ڈرتے ہیں اور میں بت بننے سے سخت نفرت رکھتا ہوں۔ میں تو بت پرستی کو رد کرنے آیا ہوں نہ یہ کہ میں خود بت بنوں اور لوگ میری پوجا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے"

(ملفوظات جلد 1 ص 310)

سو آیئے ہم بھی انکسار کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنا لیں پھر یقیناً ہمیں بھی خدا تعالیٰ اپنے فضلوں سے نوازے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم یعقوب امجد صاحب (کھاریاں)

وہ کہیں اور سنا کرے کوئی

جب سے انسان اس کرۂ ارضی پر اترا ہے' اس نے اپنی بود و باش کے لئے گھاس پھونس کی جھونپڑیوں سے شروع ہو کر دور حاضر کے قصرو ایوان کی تعمیر کے نمونے پیش کئے ہیں- انسانی عقل چونکہ ارتقاپذیر ہے- اس لئے انسان کا فن تعمیر' جو عقل کے تابع ہے' وہ بھی فزوں تر ہوتا جاتا ہے- اس کے اس تعمیرو تشکیل کے شوق نے ہر دور میں نئے نئے نشان ہویدا کیے ہیں- بلکہ ہر دور کے انسان نے اپنی یادگار کے طور پر تعمیرات کے نادر نمونے چھوڑے ہیں- انسان کا یہی جذبہ اسے جھونپڑیوں کی بستی سے نکال کر قصباتی اور شہری تہذیب کی طرف لایا- حتیٰ کہ یہ جذبہ اب آگے ہی آگے بڑھتا جارہا ہے-

آج ان سطور میں جس بستی کا تذکرہ کرنا مقصود ہے- وہ محض گردش حالات کے نتیجے میں نہیں بلکہ الٰہی اشاروں کی روشنی میں ابھری ہے- اس کا ایک خاص پس منظر ہے- آدھی صدی گذری کہ 1947ء میں برصغیر پاک و ہند دو حصوں میں بٹ کر دو آزاد ریاستوں کی صورت میں خریطہ عالم پر نمودار ہوا- وہ حصہ' جو مسلمانوں کے لئے خاص ہوا' وہ- پاکستان- نام پایا اور وہ حصہ' جو ہندو قوم کو ملا' وہ بدستور- ہندوستان- کہلایا' آج کل اس کے وسنیک- بھارت ماتا- کہتے ہیں- اس تقسیم کے دوران- جماعت احمدیہ- جس کا مرکز قادیان دارالامان ہے' وہ ہندوستانی خطے میں شامل ہوا- فیصلہ ہوا کہ امام جماعت احمدیہ پاکستان قیام پذیر ہو- اور پھر یہ طے پایا کہ جماعت اپنی نئی بستی خود آباد کرے' تاکہ وہ اپنی تہذیب و ثقافت نہ صرف آسانی سے پروان چڑھا سکے' بلکہ پاکستان بھر میں وہ ایک مثالی معاشرے والی بستی بن کر امن کی راہ دکھائے- اس ضرورت کے پیش نظر اس دور کے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کی مشاورت سے ایک مرکزی شہر آباد کرنے کے لئے مناسب محل وقوع تلاش کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی- اس کمیٹی نے پاکستان کے کئی غیر آباد مقامات کا جائزہ لیا- آخر فیصلہ ہوا کہ دریائے چناب کے مغربی کنارے پر' وسیع رقبہ جو بے آب و گیاہ شورستان کی صورت میں پڑا ہے' اسے حکومت وقت سے خریدا جائے- چنانچہ امام وقت کی مقررہ کردہ کمیٹی نے مذکورہ رقبہ حکومت سے خرید لیا- اس کے بعد اس غیر آباد رقبے کو آباد کرنے کے سامان ہونے لگے- ستمبر 1948ء میں آج سے ٹھیک نصف صدی پیشتر اس بستی کی آبادی کا آغاز کیا گیا- اس طرح کہ امام وقت لاہور سے ایک مختصر قافلے کے ہمراہ تشریف لائے اور قرب وجوار کے احباب اس شورستان میں جمع ہوئے اور اپنے امام کی اقتدار میں انہوں نے ظہر کی نماز وہاں پڑھی- اس روز پانچ مقامات پر چار کونوں پر اور ایک وسط میں پانچ بکرے ذبح کئے گئے اور امام وقت نے ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ- ربوہ- نامی بستی کا نقش جمایا- یہ جگہ حضور کو مدتوں پہلے رؤیا میں دکھائی گئی تھی-

سب سے پہلے ایک پہاڑی کے دامن میں خیمہ بستی آباد کی گئی- اس کے ایک طرف سے پختہ سڑک گذرتی ہے اور دوسری طرف سے ریلوے لائن- آتے جاتے لوگ اس بستی کا مذاق اڑاتے تھے- لوگوں کا خیال تھا آخر کب تک یہ لوگ اس ویرانے میں رہیں گے- ایک نہ ایک دن یہ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ جائیں گے- کیونکہ اس جگہ کی سابقہ تاریخ یہ بتاتی ہے اس جگہ کو کسی جاگیردار نے ٹھیکے پر لے کر آباد کرنے کا منصوبہ بنایا تھا' مگر وہ ناکام رہا- کیونکہ کسی طرح بھی یہاں پانی کا انتظام نہ ہو سکا- نہ دریا سے لا کر سیراب کرنے کا اور نہ زیر زمین سے نکال کر کام میں لانے کا- مگر اب یہ منظر ایک زمانہ دیکھ رہا ہے کہ موعود ابن موعود کے ہاتھوں آباد ہونے والی بستی' جو کچھ عرصے تک لوگوں کے ٹھٹھول کا نشانہ بنی رہی- وہ کیونکر بین الاقوامی شہرت پاچکی ہے اور پسر موعود کا یہ ارشاد

آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے :
کس شان سے پورا ہوا ہے-

دریائے چناب رومانی ماحول سے وابستہ رہا ہے- اس لئے کہ اس کے کناروں پر اس کے پہلے دور کے بعض شہرہ آفاق رومان جذب و کشش کا موجب رہے ہیں- مگر اب قدرت کو یہ منظور ہوا کہ چناب کے کناروں کو روحانی ماحول سے سنوارا اور نکھارا جائے- تاکہ لوگ روحانی جذب و کشش سے اس کی طرف کھنچے چلے آئیں- چنانچہ جب خیموں سے نکل کر مسیح موعود کے دیوانے کچے مکانوں میں منتقل ہو گئے' تو سڑک اور ریل کے ذریعے گذرنے والے اب بھی حیرت واستعجاب سے پوچھا کرتے تھے کہ یہ کون لوگ ہیں اور یہ اس موت کی وادی میں کیوں اترے ہیں؟ یہ کب تک زندہ رہیں گے-

یہ ربوہ کے شب و روز کا آغاز تھا- کبھی اس ماحول میں ایک رومانی نظاروں کا حامل دریا' یعنی دریائے چناب بہتا تھا' جو کبھی بہتا تو کبھی خشک ہوتا' تو کبھی بپھر کر طوفان لاتا اور آس پاس کی بستیوں کو بہا کر لے جاتا ہے' مگر ربوہ کے شب و روز میں بہنے والا روحانی دریا کچھ اس کیفیت سے بہتا ہے کہ ہر کوئی جو دیدۂ دل وا کیے ہو' وہ اس کی روانی میں شامل ہو کر کہتا ہے:-

؛ ہولے ہولے اور مچلتے دریا آگے بڑھتا جائے

ربوہ کی سرزمین میں روز اولین' توحید و تکبیر کی گونج کے ساتھ' جس روحانی دریا نے اپنی روانی کا آغاز کیا تھا' وہ آج بھی باقاعدگی سے جاری ہے' اگرچہ بعض مخالفین نے اپنے زعم میں اس کی روانی کے سامنے بند باندھنے کی متعدد بار کوشش کی ہے- موسم کیسا بھی گذرا' مگر اس کی روانی میں فرق نہیں آیا- چشم فلک نے یہ سب کچھ دیکھا' مگر ایک عرصے تک درگذر سے کام لیا' لیکن چپ کی مہر کو توڑ کر اس نے مختلف انداز میں تنبیہ کی کہ ہوش میں آجاؤ! یاد رکھو تاریخ خود کو دہراتی ہے- اس لئے دیر ہے اندھیر نہیں ہے-

ربوہ کا ماحول اپنی ارض وطن میں نرالا ہے- وہ ہر کسی کو اپنی آنکھ سے دعوت نظارہ دیتا ہے- آج جب کہ ہر طرف قتل و غارت اور دہشت گردی کا دور دورہ ہے' بفضل اللہ یہاں امن و سکون ملتا ہے- یہ ماحول ہر کسی کو صلائے عام دیتا ہے- بس آنکھ کھولنے اور قدم اٹھانے کی ضرورت ہے- اب مزید انتظار کیا؟ کون کہہ سکتا ہے کہ سحر کہاں اور کیسے آئے گی؟ وقت گذرتا چلا جاتا ہے یہ کسی کا انتظار نہیں کرتا- دیکھو کہ اس بستی میں دین کے احکام پر کیونکہ عمل ہو رہا ہے؟ یہ عمل کی دولت نایاب ہے' جو ربوہ میں مل رہی ہے' یہ روحانیت کا نہ تھمنے والا دریا ہے' جو یہاں بہہ رہا ہے- آنکھیں ہیں تو دیکھ لیں' کان ہیں تو سن لیں اور دل ہیں تو سمجھ لیں' ورنہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں- پس وہ روحانی دریا' جو ربوہ کی سرزمین پر بہہ رہا ہے وہ برکتیں لٹاتا' رحمتیں بانٹتا' اپنی دلکش ادائیں دکھاتا اور معاشرے میں امن و امان کی مسرتیں بکھیرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے- کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ اس کی روانی میں فرق آیا ہو- اس لئے کہ اس کی روانی میں ایک ایسی قربانی کا دخل ہے کہ جس کا تسلسل ٹوٹنے نہیں پاتا- اس کا ہر تقاضا پورا کیا جا رہا ہے- بس ان کا جنون ایسا حیرت انگیز ہے کہ اس کی کیفیت لکھنے سے قلم تحریر قاصر ہے- وہ روح مسابقت سے سرشار رہتے ہیں اور جب کبھی' جہاں کہیں کسی بھی قسم کی قربانی کے لئے آواز دی جائے وہ صف بستہ دوش بدوش سینہ سپر لبیک لبیک کہتے ہوئے سراپا عجز و انکسار کا نمونہ بنے ہوئے چلے آتے ہیں- انہیں اس راہ میں یہ سوال نہیں کرنا کہ یہ قربانی کیوں مانگی جا رہی ہے؟ وہ صرف عمل کرنا اور عمل کی راہ میں جان دینا جانتے ہیں اور زیر لب گنگناتے ہیں:-

ہے عمل میں کامیابی' موت میں ہے زندگی
جا! لپٹ جا لہر سے' دریا کی کچھ پروا نہ کر

ربوہ کے شب و روز میں آج بھی پانچوں وقتوں میں روحانی دریا اپنی اسی روانی سے بہتا ہے اور ہر کسی کو صلائے عام دیتا ہے کہ دیکھو! میری روانی کے سامنے بند باندھنے والوں نے بند کیا باندھا' بلکہ میری روانی اور مواجی میں اضافے کا سامان کر دیا- وہ آوازۂ تکبیر' جیسے ربوہ کی فضا میں جبراً بند کر دیا گیا تھا' اس نے ایسا اثر دکھایا کہ اب وہ M.T.A کے توسط سے چوبیس گھنٹے ایک نہایت جداگانہ شان سے جاری و ساری رہتا اور دنیا کے 160 ممالک میں پھیلتا ہوا کرۂ ارض پر محیط ہو چکا ہے- یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کیا چیز ہے اور عبادت کیونکر رنگ لاتی ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ روح جب گداز ہو کر آستانہ الوہیت پر گر جاتی ہے' تو وہ قبولیت کا اثر دکھاتی ہے- محض کانوں کو ہاتھ لگا کر' سینے پر ہاتھ باندھ لینا' پھر گھٹنوں پر جھکنا اور زمین پر ماتھا رگڑنا' جبکہ حضور قلب سے انسان خالی ہو' تو اسے نماز نہیں کہا جاتا- نماز تو روحانی معراج کا نام ہے-

ربوہ کا تذکرہ آدھی صدی کی داستان ہے اور داستان بھی ان دیوانوں اور فرزانوں کی' جنہوں نے بشاشت قلبی اور خندہ پیشانی سے ہر موسم کے حالات کا استقبال کیا ہے- نہیں! بلکہ ان حالات سے گذرتے ہوئے اپنے سفر کو جاری رکھا ہوا ہے- جناب ثاقب زیروی کی یہ آواز کانوں میں رس گھولتی ہوئی ہر موڑ پر منزل کی نوید سناتی ہے:-

: اس موڑ کے آگے منزل ہے بیباک ترانے گاتا جا

بہر حال اہل دل کا یہ قافلہ "بیباک ترانے" گاتا ہوا بفضل اللہ تعالیٰ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اور منزل پر پہنچ کر ہی دم لینے کا عزم رکھتا ہے- عنوان کا تقاضا ہے کہ آگے ہی آگے اسے بڑھاتے چلے جائیں' مگر اب رہوار قلم کو روکتے ہیں- صرف اس لئے کہ ہم بڑے مصروف دور سے گذر رہے ہیں اور قاری کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ بس ایک ہی داستان پڑھتا رہے- ورنہ ربوہ کا تذکرہ تو ایسا ہے' بقول غالب : وہ کہیں اور سنا کرے کوئی-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پہلی مثال

○ اصغر علی گھرال کے مضمون "اور پاکستان بدنام ہو رہا ہے" کا ایک حصہ

"جس زمانے میں احمدیوں (قادیانیوں) کے گھروں دکانوں اور عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ مٹانے کی باقاعدہ مہم چلائی گئی تو سوال پیدا ہوا کہ کلمہ مٹائے کون؟ پولیس نے یہ خدمت سرانجام دینے سے انکار کر دیا اور مولویوں سے کہا کہ یہ نیک کام اپنے ہی ہاتھوں سے کریں- ہم آپ کی حفاظت کریں گے- احمدی آپ کے قریب بھی نہیں آئیں گے مگر مولوی لوگ بھی اپنے ہاتھوں سے کلمہ مٹاتے گھبراتے تھے-

اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ میں مسلمانوں پر یہ الزامات تو لگتے رہے کہ انہوں نے کافروں کو زبردستی کلمہ پڑھوایا ہے لیکن کلمہ پڑھنے والوں کو زبردستی روکنے کی تاریخ میں پہلی مثال تھی-

آخر عیسائی خاکروب اور بھنگی اس مقصد کے لئے "کرایہ" پر لائے جاتے- اور کئی جگہ تو انہوں نے یہ کام کرنے سے انکار کر دیا- یہ ایک ناقابل عمل مشق تھی جس خدا کا یہ کلمہ ہے وہ تمام کائناتوں پر محیط ہے اسے کسی بھی حصے سے کون مٹا سکتا ہے- وہ آج بھی وہاں بڑے طمطراق سے چمک رہا ہے-"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 12 جنوری 98ء)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

گندم کی کمی کا خطرہ اور اس کے مضمرات

پاکستان کے قیام کے وقت یہ نوزائیدہ ملک نہ صرف اپنی خوراک کی ضروریات میں خود کفیل تھا بلکہ اپنے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے بعد کچھ گندم برآمد کے لئے بھی بچ رہتی تھی۔ لیکن جلد ہی یہ منظر تبدیل ہو گیا اور ہم اپنا یہ فخر کھو بیٹھے اور ہر سال باقاعدگی سے گندم اور دیگر زرعی اشیاء درآمد کی جانے لگیں اور ان کی مقدار سال بہ سال بڑھتی چلی گئی۔ اور اگلی صدی میں ہم ایسی صورت میں داخل ہو رہے ہیں کہ اپنی ملکی خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہم 4ء6 ملین ٹن یعنی 64 لاکھ ٹن گندم دنیا کے دوسرے ممالک سے درآمد کر رہے ہوں گے۔ ان درآمدات پر نہ صرف قیمتی زرمبادلہ خرچ کرنا ہوتا ہے جس کی پاکستان میں پہلے ہی شدید کمی ہے۔ بلکہ ان قرضوں میں بھی اضافہ ہوگا جو کہ ان درآمدات کے لئے بہرحال لینے پڑیں گے۔ کیونکہ ملکی بجٹ تو اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ اتنی بڑی رقم اس میں سے اس مد کے لئے علیحدہ کی جاسکے۔

یہ تو اس صورت حال کا صرف ایک پہلو ہے۔ اس کے دوسرے پہلو جو اس کے نتیجہ میں سامنے آئیں گے وہ بھی قابل غور ہیں۔ اور اہمیت میں کسی طرح سے بھی کم نہیں۔ اور اگر ان دیگر امور کی طرف بھی توجہ نہ دی گئی تو صورت حال مزید گھمبیر ہونے کا خدشہ ہے اور جن کا مداوا ایک لمبی منصوبہ بندی چاہتا ہے کیونکہ ضرورت پیدا ہونے پر فوری طور پر ان کا انتظام اتنا آسان نہیں ہوگا۔

دوسرے پہلوؤں میں باربرداری کا سسٹم اس سلسلے میں ایک مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

گندم کی اتنی بڑی مقدار کو ملک کے دور دراز حصوں تک پہنچانے کے لئے جو ٹرانسپورٹ استعمال کی جائے گی چاہے وہ ٹرک ہوں یا ریلوے کا نظام ہو اس کے لئے ایک کثیر مقدار تیل اور ڈیزل کی مہیا کی جانی ہوگی اور اس کے لئے مزید زرمبادلہ کی ضرورت ہوگی۔

ریلوے کی گرتی ہوئی کارکردگی اور پہلے ہی باربرداری کے ڈبوں کی کمیابی کی وجہ سے اس سارے عمل میں زیادہ تر ٹرکوں کو ہی استعمال کیا جائے گا۔ جن کی تعداد ہزاروں نہ سہی تو سینکڑوں میں تو ضرور ہوگی۔ کیا اتنے زیادہ مزید ٹرکوں کا بوجھ موجودہ سڑکیں سہار سکیں گی؟ سڑکوں کی حالت تو اس وقت بھی قابل رحم ہے پھر ایسی سڑکوں پر اتنی بڑی تعداد میں ٹرانسپورٹ کیسے چلائی جاسکتی ہے۔

اگر اس سلسلے میں فوری طور پر اقدامات نہ کئے گئے تو 2012ء تک درآمد کی جانے والی گندم کی مقدار بڑھ کر ایک کروڑ بیس لاکھ ٹن تک پہنچ جائے گی اور یہ بات آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ اس کے نتائج ملک کے لئے ہر رنگ میں اور ہر پہلو سے کتنے منفی اور خطرناک ہوں گے۔ ایک کروڑ بیس لاکھ ٹن گندم سالانہ کا مطلب یہ ہے کہ 1'66'000 ٹن گندم روزانہ کراچی سے ملک کے دوسرے حصوں تک پہنچانی ہوگی۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اس مقصد کے لئے روزانہ کم از کم 800 ٹرک درکار ہوں گے۔ اور پھر اس گندم کو ملک کے دور دراز حصوں تک پہنچانے کے لئے مزید ٹرک درکار ہوں گے۔ اس سارے حساب کتاب میں دوسری ملکی ضروریات کی ٹرانسپورٹیشن کے لئے کتنے ٹرک یا بوگیاں درکار ہوں گی ان کا شمار اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ یہ سب حساب کتاب کاغذ پر کرنا ہی ایک محب وطن انسان کو پاگل کر دینے کے لئے کافی ہے لیکن جب اس پر عمل کرنے کا وقت آئے گا تو خدا جانے کتنے نئے مسئلے منہ کھولے کھڑے ہوں گے۔

ریلوے سسٹم اس معاملے میں کافی حد تک ممد و معاون بن سکتا تھا۔ لیکن ہمارے ملک کی ریلوے کی جو حالت ہو چکی ہے وہ سب پر اظہر من الشمس ہے۔ اس کا موجودہ سسٹم ایسے چیلنجوں سے عہدہ براہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلے میں کافی کچھ کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اس کی اہمیت کو متعلقہ محکمے محسوس کریں اور لمبے عرصہ کے لئے منصوبہ بندی کی جائے۔ لیکن موجودہ پالیسی کے تحت تو ہر چیز کو فروخت پر لگا دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ریلوے کی ملکیت ملحقہ زمینیں بھی پرائیوٹائزیشن کے چکر میں فروخت کی جا رہی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اگر کسی وقت ان چیلنجوں سے عہدہ براہونے کے لئے ریلوے سسٹم کو دوبارہ صحیح لائنوں پر چلانے اور پھیلانے کی ضرورت پڑی تو اس کے لئے کوئی زمین ہی نہیں ہوگی۔ اور یہ عمل ناممکن ہو جائے گا۔

جنگ عظیم دوئم کے دوران ہندوستان کے صوبہ بنگال میں ایک شدید قحط پڑا تھا جس میں لاکھوں افراد جاں بحق ہو گئے۔ بعد میں اس قحط کی تحقیقات کی گئیں تو معلوم ہوا کہ گندم اور چاول تو موجود تھے لیکن ان کو دور دراز علاقوں تک پہنچانا ناممکن ہو گیا تھا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ اس وقت برما کے محاذ پر جنگ زوروں پر تھی اور انگریزی حکومت اپنی فوجوں کو محاذ پر پہنچانے کے لئے تمام ریلوے ٹرانسپورٹ پر قابض تھی۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ٹرانسپورٹ کا سسٹم اس سلسلے میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے اور اس کے لئے ہمہ وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

اس گھمبیر صورت حال کا حل صرف یہی ہے کہ ملک میں گندم کی پیداوار کو بڑھایا جائے۔ نئے ڈیم چھوٹے ہوں یا بڑے جس تعداد میں بنانا ممکن ہوں بنائے جائیں تاکہ مزید زمین زیر کاشت لائی جاسکے۔ اور گندم کی پیداوار ضرورت کے مطابق بڑھائی جاسکے۔ کسانوں اور زمینداروں کو ضروری مراعات دی جائیں۔ کیمیائی کھادوں میں ملک کو خود کفیل بنایا جائے۔ جو پانی اس وقت مہیا ہے اس کی تقسیم کو بہتر بنایا جائے اور اس کے ضیاع کو روکا جائے۔ پانی کو کھیتوں تک پہنچانے والے راجباہے اور کھالے پختہ کئے جائیں بلکہ بڑی اور چھوٹی نہروں کو بھی پختہ کرنے کی منصوبہ بندی کی جائے۔ اور اس طرح سے کھیت میں پہنچنے سے پہلے جو پانی راستے میں ہی ضائع ہو جاتا ہے اسے بچایا جاسکے۔

لیکن یہ کام کرنے کے باوجود ساتھ ساتھ ہی ایمرجنسی کی صورت سے عہدہ براہونے کے لئے سڑکوں کی فوری مرمت اور ان کو چوڑا کرنے کی مہم شروع کی جائے۔ ریلوے کے نظام کو منتشر کرنے کی بجائے اسے دوبارہ بحال کرنے کا منصوبہ بنایا جائے اور ریلوے کی زمینوں کی فروخت کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے۔ مال بردار بوگیاں بنانے کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے یا اسے بڑھایا جائے۔ اور اس کام کو اتنی اہمیت دی جائے کہ آئندہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی پیداوار کا شیڈول ہرگز متاثر نہ ہونے پائے۔

اگر ایسا نہ ہو سکا تو آبادی کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے ایسی صورت حال پیدا ہو جائے گی جو ملک و قوم کے لئے خطرناک نتائج کی حامل ہوگی۔ اور اس وقت دنیا کی دوسری قوموں کے سامنے کشکول پھیلانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ اس لئے اس سے بچنے کے لئے ہمیں زندہ قوموں کی طرح اپنا طرز عمل بدلنا ہوگا تاکہ آئندہ نسلوں کے سامنے ہمیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

(ماخوذ از ڈان 24۔ اگست 1998ء)

★......★......★......★

مکرم ملک رفیق احمد صاحب

پیدل سفر

1962ء کا واقعہ ہے کہ جامعہ احمدیہ ربوہ کی طرف سے پیدل سفر اختیار کرنے کا موقع ملا۔ سفر سے قبل دعا ہوئی اور طلباء کو دو دو کے گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا اس سفر میں میرے ساتھی مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ تھے جو ان دنوں جرمنی میں مربی ہیں ہم صبح ہی صبح ربوہ سے پیدل روانہ ہوئے ہمارے ہاتھوں میں بڑی بڑی لاٹھیاں تھیں اس کے ساتھ ایک عدد چادر تھی اور تھوڑی سی نقدی بھی پاس تھی۔ سفر کی شرائط یہ تھیں کہ کسی بس یا ٹرک پر سوار نہیں ہونا لفٹ نہیں لینی مانگ کر کھانا نہیں کھانا ہاں کما کر مزدوری کر کے یا کسی حکمت سے کھانا مل جائے تو اس میں مضائقہ نہیں۔ بوقت مجبوری اگر چار آنے سے زیادہ خرچ کر لیا تو سفر کالعدم قرار پائے گا۔

ربوہ سے ریلوے لائن کے ساتھ سفر شروع کیا اور احمد نگر سے آگے سڑک پر آ گئے۔ سفر کی ابتداء میں لاٹھی کی اہمیت کا احساس نہیں تھا لیکن جب ذرا تھکاوٹ ہوئی تو لاٹھی ایک مضبوط سہارا ثابت ہونے لگی۔ پانی پینے کے لئے اگر کسی جگہ سے نلکے وغیرہ سے دستیاب نہ ہوتا تو نہری نظام سے فائدہ اٹھا کر چھوٹے چھوٹے نالوں سے پانی پی کر پیاس بجھا لیتے۔ ان دنوں ٹرکوں پر گنا شوگر ملوں کے لئے جا رہا تھا سڑک پر چلتے ہوئے ان سے بہت سے گنے گر جاتے اور ہم اسی کو اپنی خوراک بناتے رہے۔ بہرحال اس طرح سفر جاری رہا اور دو بجے کے قریب سرگودھا پہنچے تھوڑا سا آرام کیا اور دوبارہ سفر شروع ہوا۔ عشاء کے قریب ایک گاؤں ادرحمہ پہنچے۔ گاؤں میں کوئی واقف نہ تھا ایک مسجد میں پہنچے وہاں نماز عشاء پڑھنے کے بعد نمازی واپس جا رہے تھے ہم بھی اندر داخل ہوئے اور صفوں پر بیٹھ گئے۔ امام صاحب نے ہمیں مسافر دیکھ کر محلہ سے روٹیوں کے بچے کھچے ٹکڑے اکٹھے کئے سالن بھی مختلف گھروں سے بے شمار قسموں کا پیالہ میں ڈالا اور ہمیں پیش کر دیا۔ اس وقت سخت بھوک لگی تھی یہی سالن اور ٹکڑے روٹیوں کے ہمارے لئے بہت مزیدار کھانا تھا خوب پیٹ بھر کر کھایا اور بقیہ ٹکڑے سنبھال کر رکھ لئے تا دوسرے دن بوقت بھوک کام آسکیں۔

سفر کا آخری مرحلہ

خوشاب پہنچنے کے بعد جوہرآباد پہنچے اور قیام کیا اور صبح ہی صبح کٹھہ والی سڑک پر روانہ ہوئے یہاں سے پہاڑیوں کی انتہائی چڑھائی ہے چنانچہ لاٹھی کا سہارا لے کر یہ کٹھن مرحلہ شام تک طے کر لیا۔ ابھی چند میل باقی تھے کہ تھکاوٹ سے برا حال ہو گیا بظاہر نظر نہیں آتا تھا کہ نخلہ پہنچ سکیں کہ اچانک ایک طرف سے بڑی تحکمانہ آواز آئی کہ تم کون ہو؟ ہمیں اس بات کا خوف ہوا کہ کوئی دشمن ہے اور اس خوف نے بہت ہی مفید کام یہ کیا کہ ہم جو چلنے سے بھی عاری ہو چکے تھے دوڑنا شروع کر دیا اور گھنٹوں کا سفر تھوڑے سے وقت میں طے کر کے اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے جہاں ہماری رہائش اور کھانے پینے کا انتظام تھا اس سفر میں ہم نے کوئی پیسہ خرچ نہ کیا۔ ہم سے قبل بعض دوسرے گروپ پہنچ چکے تھے لیکن انہوں نے کچھ نہ کچھ پیسے خرچ کئے تھے اس لئے باوجود بعد میں پہنچنے کے پیسے خرچ نہ کرنے کی وجہ سے اول قرار پائے۔ یوں ایک سو میل کا سفر تین دن میں مکمل ہوا۔

★......★......★......★

گرم ترین صدی

20 ویں صدی گذشتہ 5 صدیوں کے مقابلے میں گرم ترین رہی۔ دنیا بھر میں 5 صدیوں میں جتنی گرمی بڑھی اس سے نصف صرف رواں صدی میں بڑھ گئی۔ زمین پر درجہ حرارت کی تحقیق کے دوران 80 فیصد مقامات پر گرمی میں اضافہ ثابت ہوا۔ اس صدی میں زمین کے درجہ حرارت میں نصف ڈگری سنٹی گریڈ (ایک ڈگری فارن ہائیٹ) کا اضافہ ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ یو۔کے کی ہمشیرہ محترمہ محمودہ نعیم صاحبہ حال امریکہ بوجہ کینسر بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالحلیم خان صاحب نائب زعیم انصاراللہ دارالرحمت غربی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم سردار محمود الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 19۔ جولائی 1998ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "ماہین محمود" تجویز ہوا ہے۔ بچی وقف نو تحریک میں شامل ہے۔ یہ بچی مکرم محمد یوسف سلیم ملک صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی نواسی اور مکرم سردار عبدالسمیع صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی پوتی ہے۔ دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ بچی کو نیک، صالح اور خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سردار انوار الغنی صاحب کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نام "ماہ نور غنی" تجویز ہوا ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

نومولودہ مکرم طاہر احمد ملک صاحب آف لاہور کی نواسی اور مکرم سردار عبدالسمیع صاحب کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت منداور خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم امتیاز علی صاحب آف نواب شاہ کو مورخہ 98-10-8 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام طلحہ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم حاجی برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد صاحب سندھ کا پوتا اور مکرم مختار احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو باعمر سعادت منداور خادم دین بنائے۔

تقریب رخصتی

○ عزیزہ شمائلہ بشیر صاحبہ بنت مکرم ملک بشیرالدین صاحب کی شادی کیپٹن ظفر احمد بشیر صاحب ولد پروفیسر ڈاکٹر قاضی مسعود احمد صاحب کے ساتھ مورخہ 6۔ مارچ 98ء کو کراچی میں ہوئی عزیزہ شمائلہ بشیر حضرت شیخ ظہورالدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم ملک رشید احمد خان صاحب (قیصر ریسٹورنٹ) کی نواسی ہیں جبکہ عزیز ظفر احمد بشیر خان بہادر ڈاکٹر ایم۔ بشیر صاحب کے پوتے ہیں۔

اس تقریب میں امیر جماعت احمدیہ کراچی کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب جماعت و غیراز جماعت دوستوں نے شرکت کی اس تقریب کے اختتام پر دعا مکرم امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ زینت الاسلام صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد ملک صاحب ریلوے انجینئر لاہور بعمر 63 برس طویل علالت کے بعد مورخہ 20۔ ستمبر 1998ء کو اپنے حقیقی مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انہوں نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

1۔ ملک نسیم احمد آف سویڈن۔ 2۔ مقصود احمد ملک لیفٹیننٹ کرنل۔ 3۔ تنویر احمد ملک لیفٹیننٹ کموڈور (نیول آفیسر) 4۔ قرۃ العین بیٹی۔ مکرمہ زینت الاسلام صاحبہ نہایت نیک خاتون تھیں۔ کثرت سے صدقہ و خیرات کرتیں۔ بیواؤں اور یتیموں کا خاص خیال رکھتیں۔ رمضان المبارک میں اعتکاف بیٹھتیں۔ ضرورت مندوں کو روزے رکھواتیں۔ جماعت اور امام وقت سے خاص عقیدت رکھتیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ 98-9-21 کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کی گئیں۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

ریسرچ فیلوشپ

○ جنرل مینیجر نیشنل Drainage پروگرام نے ph.D ریسرچ فیلوشپ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اس کے تحت دو پروگرام ہیں۔

1۔ لوکل ریسرچ پروگرام جس کا دورانیہ 4 سال ہے اور پاکستان میں ہو گا۔

2۔ Sandwich پروگرام جس کا دورانیہ 4 سال ہے اور اس میں سے ایک سال بیرون از پاکستان ہو گا۔

اس پروگرام کے بارے میں مکمل معلومات مورخہ 18۔ اکتوبر 98ء کے روزنامہ Dawn اور Nation سے حاصل کریں۔

(نظارت تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 31775 میں خوشی محمد ولد فیض محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/10 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ دارالصدر شمالی مالیتی-/500000 کا 1/2 حصہ 250000۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خوشی محمد 8/10 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 نور احمد عابد وصیت نمبر 12531 گواہ شد نمبر2 محمد اکرم خالد وصیت نمبر 24122۔

مسل نمبر 31776 میں شکوراں بی بی زوجہ خوشی محمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/10 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-3-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع دارالصدر شمالی ربوہ مالیتی پانچ لاکھ کا 1/2 حصہ مالیتی اڑھائی لاکھ روپے -2- طلائی جوڑی بالیاں وزنی 6 ماشہ مالیتی-/2300 روپے۔ 3۔ حق مہر وصول شدہ-/100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شکوراں بی بی 8/10 دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 نور احمد عابد وصیت نمبر12531 گواہ شد نمبر2 محمد اکرم خالد وصیت نمبر24122۔

مسل نمبر 31777 میں سلیمہ شاہدہ زوجہ عبدالمجید صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 9/20 دارالیمن وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-4-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر-/50000 روپے اور زیور طلائی 12 تولہ مالیتی-/55000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلیمہ شاہدہ 9/20 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 برکت اللہ 20/9 دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 قاری احمد علی صادق رانجھا کوارٹر درویشاں نمبر1 دارالیمن وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 31778 میں راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروز دین صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 19/9 دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-5-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 10 مرلہ واقع دارالعلوم غربی الف ربوہ مالیتی-/200000 روپے۔ 2۔ کچا مکان برقبہ 10 مرلہ واقع ڈھیری اسلام پورہ دولیاں جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر مالیتی-/50000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین برقبہ 10 کنال واقع دولیاں جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر مالیتی 10000 روپے کل جائیداد پر 350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1872+67-994 روپے ماہوار بصورت ملازمت و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راجہ محمد عبداللہ خان 19/9 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 اسلام احمد شمس مربی سلسلہ بہاولنگر گواہ شد نمبر2 داؤد احمد وسیم پسر موصی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 20- اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ
21- اکتوبر۔ غروب آفتاب 5-32
22- اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-15

عالمی خبریں

ترکی شام مذاکرات پر راضی

مصر کی مصالحتی کوششیں رنگ لے آئی ہیں اور دو اسلامی ممالک ترکی اور شام اپنے تنازعہ کے تصفیہ کے لئے مذاکرات پر راضی ہو گئے ہیں۔ ابھی بات چیت کی جگہ اور وقت کا تعین نہیں ہوا تاہم دونوں ملکوں نے مجوزہ مذاکرات پر آمادگی ظاہر کردی ہے۔ ترکی کو شکوہ ہے کہ شام اس کے ملک میں آباد کرد رہنماؤں کی مدد کرتا ہے۔ جس سے کرد لیڈر ترکی کے خلاف باغیانہ اقدامات کرتے رہتے ہیں۔

رشدی کے سر کی مزید قیمت

ایک طرف ایرانی حکومت نے بدنام مصنف رشدی کے قتل کے فتویٰ سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے دوسری طرف ایرانی دیہاتیوں نے رشدی کے سر کی مزید قیمت لگادی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اس ملعون کو قتل کرے گا اس کو وسیع اراضی ایک بڑا مکان اور دس قیمتی قالین انعام دیئے جائیں گے۔

تحریری معافی نہیں مانگیں گے

طالبان نے کہا ہے کہ ایرانی سفارت کاروں کے قتل پر ایران سے تحریری معافی نہیں مانگیں گے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے لخدار براہیمی نے بتایا ہے کہ ثبوت کی موجودگی میں طالبان اسامہ بن لادن پر مقدمہ چلانے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ تاہم انہوں نے شمالی اتحاد کے ساتھ جنگ بندی سے انکار کردیا ہے۔

اسرائیلی فوجیوں پر حملہ

جنوبی اسرائیل کے ایک قصبے برشیبا میں فلسطینی نوجوانوں نے اسرائیلی فوجیوں پر بموں سے حملہ کرکے ایک فوجی کو ہلاک اور 63 کو زخمی کردیا۔ حملہ کرنے والا فلسطینی نوجوان گرفتار کرلیا گیا۔

ترقی یافتہ ممالک ساتھ دیں

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ حالیہ اقتصادی بحران حل کرنے کے لئے ترقی یافتہ ممالک ساتھ دیں تنہا امریکہ اس بحران کو ختم نہیں کرسکتا۔ یورپی برادری نے تجارت کے فروغ اور پیداوار میں اضافہ کے لئے فوری اقدامات نہ کئے تو بحران پر قابو نہ پایا جاسکے گا۔

مذاکرات خطرے میں

میری لینڈ (واشنگٹن) میں اسرائیل اور فلسطین کے درمیان ہونے والے مذاکرات ناکامی کے خطرے سے دوچار ہیں۔ صدر کلنٹن نے اپنے نائب صدر، وزیر دفاع اور خارجہ کو طلب کرلیا ہے۔ صدر کلنٹن نے مجموعی طور پر 14 گھنٹے اسرائیلی وزیر اعظم اور فلسطینی رہنما کے ساتھ مذاکرات میں صرف کئے۔ مذاکرات کو ناکامی سے بچانے کے لئے ایک دن کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

ایٹمی جنگ کی تیاری

برطانوی اخبار ٹیلی گراف کی رپورٹ کے مطابق بھارت نے ایٹمی جنگ کی تیاری شروع کردی ہے۔ بھارتی فوج آئندہ ماہ جو جنگی مشقیں شروع کررہی ہے اس میں بھارتی فوجیوں کو ایٹمی جنگ کے حملے اور مخالفانہ حملے سے دفاع کی تربیت دی جائے گی۔

مواخذے کا امکان نہیں

امریکی سینٹ کی عدالتی کمیٹی کے سربراہ نے بتایا ہے کہ صدر کلنٹن کے خلاف ثبوتوں کی موجودگی کے باوجود سینٹ میں جتنے ووٹ درکار ہیں ان کے ملنے کا امکان نہیں۔

نائیجریا میں 500 ہلاک

نائیجریا میں تیل کی پائپ لائن سے تیل چوری کرتے ہوئے آگ لگ جانے سے 500 افراد ہلاک ہوگئے۔

مصر میں ٹرین حادثہ 100 ہلاک

مصر میں ایک ٹرین بریکیں فیل ہوجانے سے پٹڑی سے اتر کر ایک عمارت میں جا گھسی 100- افراد ہلاک اور 200 زخمی ہوگئے۔

ملکی خبریں

معاہدہ دور کی بات ہے

بھارت کے سیکرٹری خارجہ نے اسلام آباد میں بات چیت کے بعد نئی دہلی پہنچنے پر کہا کہ پاکستان سے معاہدہ تو دور کی بات ہے۔ پاکستان پر واضح کردیا گیا ہے کہ کشمیر ہمارا اندرونی معاملہ ہے کشمیر کے مسئلہ پر کوئی پیش رفت نہیں ہوسکی۔ تاہم انہوں نے مذاکرات کو تسلی بخش قرار دیا۔

وزیر اعظم کراچی پہنچ گئے

حکیم سعید کے قتل کے چند دن کے اندر وزیر اعظم نواز شریف اچانک دو روزہ دورے پر کراچی پہنچ گئے اور امن وامان کے بارے میں اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی۔ اور اس میں جو فیصلے کئے گئے ان کا جائزہ لینے کے لئے اگلے ہی روز دوسری دفعہ میٹنگ رکھی گئی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حکیم سعید کا قتل معمولی واقعہ نہیں۔

شہباز شریف کے الزامات

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے ڈیرہ غازی خان میں کہا کہ ڈیرہ غازی خان کا وڈیرہ خزانہ لوٹتا رہا۔ وڈیرے نے چوٹی میں کروڑوں روپے سے سرکٹ ہاؤس بنایا میں اس کو کالج بنانے کا اعلان کرتا ہوں۔ انہوں نے گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت قرعہ اندازی کی۔

5 ہزار ٹریکٹر رعایت پر

حکومت پنجاب نے پنجاب کے مختلف شہروں میں 5 ہزار خوش قسمت کاشتکاروں کو ایک لاکھ روپے رعایت پر قرعہ اندازی کے ذریعے ٹریکٹر تقسیم کردیئے۔

بینظیر کا چیلنج

محترمہ بینظیر بھٹو نے اپنے خلاف فرد جرم کو چیلنج کردیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ احتساب بیورو ریفرنس بھجوا ہی نہیں سکتا۔ غیر قانونی اثاثوں کے کیس میں تفتیش کے دوران ہمیں بلاکر وضاحت کا موقع نہیں دیا گیا۔

16 رہنماؤں کو نوٹس

مسلم لیگ کے 16 سرکردہ رہنماؤں کو توہین عدالت کے نوٹس جاری کردیئے گئے ہیں۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے 28- نومبر 1997ء کو سپریم کورٹ کی عمارت پر اور کمرۂ عدالت پر حملہ کیا۔ اس وقت سپریم کورٹ میں وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی جاری تھی۔ جن رہنماؤں کے خلاف توہین عدالت کے نوٹس جاری کئے گئے ہیں ان میں قومی اسمبلی کے دو اراکین طارق عزیز (طارق عزیز شو والے) اور میاں منیر احمد اور صوبائی اسمبلی کے 4- اراکین کے علاوہ دیگر مسلم لیگی رہنما شامل ہیں۔ ڈی آئی جی اسلام آباد کے علاوہ 10- سرکاری اہلکاروں کو بھی ایسے ہی نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

گوجرانوالہ بائی پاس پر حادثہ

گوجرانوالہ بائی پاس پر ایک خوفناک حادثہ میں 8- افراد ہلاک ہو گئے۔ اناڑی ڈرائیور بغیر دیکھے بائی پاس سے جی ٹی روڈ پر چڑھ آیا جس سے پیچھے سے آنے والی ویگن اور بس اس پر چڑھ دوڑیں۔

فوج کے خلاف قاضی حسین احمد

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ فوج کو احتساب کی ضرورت ہے۔ اسے مقدس گائے بناکر رکھنا صحیح نہیں ہے۔ جنرل، آفیسرز اور رینکز پر مشتمل فوج میں تین طبقے بن گئے ہیں۔ میرے اس بیان سے فوج ناراض ہوتی ہے تو ہو جائے اس نے ہمیں دیا ہی کیا ہے؟

کوآپریٹو کیسوں کیلئے خصوصی بنچ

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے کوآپریٹو کیسوں کی سماعت میں تساہل برتنے پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور ان کیسوں کی سماعت کے لئے خصوصی بنچ بنادیا ہے جو صرف انہی کیسوں کی سماعت کرے گا۔

اے پی اے امریکہ کی رپورٹ

امریکی خبر رساں ادارے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ (اے پی اے) نے اپنی رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کے خلاف لندن کے اخبار میں شائع ہونے والی رپورٹ فوج کے بعض جرنیلوں نے برطانوی تحقیقاتی اداروں کو خفیہ تعاون پہنچا کر مرتب کروائی۔ اسی رپورٹ کی بناء پر ایف آئی اے کے سابق ڈائریکٹر رحمان ملک نے اپنی رپورٹ مرتب کی ادارے نے کہا کہ جنرل کرامت کی تجویز ان کی اپنی تجویز نہ تھی بلکہ پاکستان کی فوج کی مجموعی سوچ تھی۔

کراچی میں گرفتاریاں

حکیم سعید کے قتل کے الزام میں ایم کیو ایم کے متعدد افراد کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔

تلاش گمشدہ کیلکولیٹر

○ ایک سائنٹفک کیلکولیٹر Casio، شمسی توانائی سے چلنے والا، کالج روڈ ربوہ پر کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو پروفیسر ناصر جمیل شوق صاحب یا مکرم خالد محمود گوندل ساہیوال روڈ۔ طاہر آباد۔ فون نمبر 212196 پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ۔ کینسر۔ بلڈ پریشر۔ تپ دق۔ السر ایگزیمہ۔ نرینہ اولاد۔ لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون 213207

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار ● خدمت ● دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول میں
● مکانات ● پلاٹ ● دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ ایجنٹ کمیشن ایجنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508